روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۰۲ | منگل ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۳۔ تبوک ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی

خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام بنی نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے۔ اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نئے احمدیوں کے لئے ایسی تربیت گاہیں قائم کریں جو تمام سال کام کرتی رہیں

صاحبِ علم مرد اور خواتین اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو عارضی طور پر وقف کریں

اب ہم دنیا کے سامنے ایک چیلنج بن چکے ہیں۔ تقدیرِ الٰہی جماعت کو ایک نئے دَور میں داخل کر چکی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۱۹۔ ظہور ۱۳۷۳ ھش (۱۹۔ اگست ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن سے چند اقتباسات۔

(خطبہ کے یہ اقتباسات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

مختلف ممالک کے دینی اجتماعات "(-) آج کے خطبے سے پہلے بھی کچھ اعلان ہونے والے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کینیڈا کا ساتواں سالانہ اجتماع آج ۱۹۔ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔ ۳ دن جاری رہے گا اور ۲۱۔ اگست کو ختم ہو گا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ‘اطفال الاحمدیہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا ۱۵۔ واں ضلعی سالانہ اجتماع کل ۱۸۔ اگست بروز جمعرات سے شروع ہو چکا ہے اور آج اس خطبے کے ساتھ اس کا اختتامی اجلاس ہو رہا ہو گا۔

اس کے علاوہ دو اعلانات پہلے ہونے سے رہ گئے تھے چونکہ ہمیں بعد میں اطلاع ملی تھی۔ سب کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے اجتماعات کا ذکر آئے جب تک یہ توفیق ہے‘ یہ سلسلہ جاری ہے‘ یہ نام لئے جاتے رہیں گے۔ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کا سالانہ اجتماع ۱۲ تا ۱۴۔ اگست منعقد ہوا تھا۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ کا سالانہ اجتماع ۱۳ اور ۱۴۔ اگست کو منعقد ہوا۔

دینی مراکز میں آکر دین سیکھنے کی تلقین یہ آیت کریمہ جس کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مومنوں کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ سب کے سب تبلیغ اور تربیت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ یعنی تمام مومن اپنے سارے دوسرے کام چھوڑ دیں اور کلیتہ" اس روحانی جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں اور ہر طرف دعوت الی اللہ کا کام اس طرح کریں کہ گویا سب دوسرا کام چھوڑ دیا گیا ہے۔ فرمایا یہ ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں تو کچھ تو ممکن ہے۔ وہ کیا ہے۔ فرمایا (-) ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان میں سے ہر گروہ میں سے کوئی نہ کوئی طائفہ ‘یعنی ایک جماعت چھوٹی سی‘ وہ مدینے یعنی مرکز میں پہنچتی (-) تاکہ دین سیکھیں (-) یہاں اگرچہ مدینے پہنچنے کا ذکر نہیں ہے مگر یہ مفہوم میں داخل ہے۔ چنانچہ اس آیت کا آخری حصہ اس کی وضاحت فرمار ہا ہے۔ پھر وہ واپس لوٹیں تو دین سیکھنے کا مرکز تو وہی تھا جہاں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

اس لئے چونکہ یہ بات مفہوم میں داخل ہے اس لئے واضح کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ تو لفظا" یوں بنے گا کہ کیوں ایسا نہ ہوا کہ مومن تمام کے تمام نکل کھڑے ہوتے۔ (-) پس ایسا کیوں نہ ہو کہ ان میں سے ہر ایک جماعت میں سے ‘فرقہ سے مراد یہاں مذہبی فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ قومی فرقہ یا مختلف علاقوں کے رہنے والوں کو جو فرقہ فرقہ بٹے ہوئے ایک جگہ رہتے ہیں۔ یعنی آپس میں تو اکٹھے رہتے ہیں لیکن ساری (قوم) یکجا نہیں ہوتی بلکہ مختلف حصوں میں بٹ کر رہتی ہے۔ تو یہاں فرقے سے یہ مراد ہے۔ مختلف علاقوں کے رہنے والے۔ مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے کیوں نہ وہ نکلیں کہ وہ دین کا علم حاصل کریں۔ تفقہ میں صرف علم نہیں بلکہ اس کا فہم اس کا ادراک جس حد تک ممکن ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تفقہ میں اس کی حکمتیں پانا بھی شامل ہے۔ تو اس طرح علم سیکھیں کہ اس کی حکمتوں سے بھی واقف ہوں اس کے فلسفہ سے آگاہ ہو جائیں۔ جب اس طرح تیار ہو جائیں تو پھر وہ واپس لوٹیں (-) تاکہ وہ اپنی اپنی قوموں کو ڈرائیں۔ جب وہ واپس جائیں۔ تو واپس کہاں سے جائیں؟ کہیں آئے تھے تو واپس جائیں گے۔ تو مراد یہ ہے کہ سب علاقوں سے ایسے دینی مراکز میں لوگوں کا اکٹھا ہونا ضروری ہے جہاں دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دین کی حکمتیں سکھائی جاتی ہیں۔ مسائل سے تفصیل کے ساتھ آگاہ کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آنے والا استاد بننے کا اہل ہو جاتا ہے۔ یہ استاد کا مفہوم اس میں داخل ہے۔ کیونکہ مقصد ہی استاد تیار کرنا بیان فرمایا گیا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ طالب علم آئیں اور سیکھ کے چلے جائیں۔ اپنے ذاتی فائدے کے لئے مختلف علمی مراکز میں پہنچیں۔ فرمایا کہ اس لئے آئیں کہ واپس جائیں تو اپنی قوم کے معلم بن جائیں اور ان کو دین سکھائیں اور اس ہلاکت سے ڈرائیں جس میں وہ مبتلا ہیں مگر ابھی انہیں علم نہیں کہ وہ ہلاکت میں مبتلا ہو چکے ہیں (-) شاید کہ وہ بچ جائیں۔ اگر ان کو اچھی طرح سمجھایا جائے کہ بات کیا ہے تو ان کے لئے امکان پیدا ہو گا کہ وہ بچ جائیں۔

یہ وہ دور تھا جبکہ کثرت کے ساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے اور یہ ممکن نہیں تھا کہ مرکزی معلمین ہر جگہ پہنچ کر ان کی تربیت کر سکتے ان کو دین سکھا سکتے اور مسائل سمجھا سکتے۔ ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

صورت حال کا حل یہ پیش فرمایا گیا ہے (-)

دائمی نظام تربیت کا ذکر (جماعت احمدیہ پر) کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انعامات کے پھلوں کی بارش ہو رہی ہے۔ کہ انہیں سنبھالنا ایک بہت بڑا کام ہے اور وہ پھل جو سنبھالا نہ جائے وہ ضائع ہو جایا کرتا ہے پس اب یہ فکر کا دور ہے (-) تمام دنیا میں جہاں جہاں کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں وہاں ان ملکوں میں مرکزی دینی تربیت گاہیں قائم کرنا ضروری ہے۔ جو تمام سال کام کرتی رہیں۔ گزشتہ سال میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ پہلے تین مہینے آنے والوں کی تربیت کے لئے وقف کریں۔ لیکن جب میں نے قرآن کریم کے اس مضمون پر دوبارہ غور کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ یہاں دو تین مہینے کی بات نہیں بلکہ ایک دائمی جاری و ساری نظام کا ذکر ہے۔ جو ایک دفعہ جاری بھی ہو گا۔ تو رکے گا نہیں۔ اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ پس تربیتی کلاسز جن کا انعقاد ہوتا ہے اور لوگ چاہتے ہیں کہ ان کا ذکر بھی چلے۔ ان کو میں سمجھا رہا ہوں کہ ہر ملک میں دائمی جاری رہنے والی تربیتی کلاس کا انتظام کرنے کی قرآن نے ضرورت بیان فرمائی ہے۔ اور قرآن جب ضرورت بیان فرماتا ہے تو لازماً" ضرورت حقہ ہوتی ہے۔ وہ ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ اگر اسے نظر انداز کیا جائے تو یقیناً شدید نقصان پہنچتا ہے۔ پس اب تربیت اور (دعوت الی اللہ) کے کام الگ الگ نہیں رہے۔ بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ مدغم ہو چکے ہیں۔ اور قرآن کریم کی اسی آیت کریمہ نے اس مضمون کو بھی کھول کر بیان فرما دیا۔ وہ تربیت حاصل کریں گے۔ دین کو اچھی طرح سمجھیں گے۔ دین میں ان کو استحکام نصیب ہو گا اور پھر بہترین داعی الی اللہ بننے کے لئے واپس لوٹیں گے۔ یا داعی الی اللہ بن کر واپس لوٹیں گے۔ تو تربیت اور (دعوت الی اللہ) کو الگ الگ دو' ایک دوسرے سے جدا مضامین کے طور پر پیش نہیں فرمایا بلکہ دونوں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا ہے۔ تربیت کرنے والوں کو سمجھایا کہ انہوں نے قبول تو کر لیا مگر ہو سکتا ہے کہ دین ان میں پوری طرح جذب نہ ہوا ہو۔ یا وہ دین میں پوری طرح ڈوبے نہ ہوں۔ تفقّہ کا ذکر فرمایا (-) یہ نہیں فرمایا کہ سکھائیں ان کو (-) یہ نہیں فرمایا کہ وہ سیکھیں بلکہ (-) مطلب ہے کہ وہ دین کی حقیقت کو سمجھ جائیں۔ اس غرض سے اکٹھے ہوں۔ اس کی حکمتوں کو جان لیں۔ اس کے مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں اس کے بعد پھر ان کے متعلق شیطان کے لئے ممکن نہیں رہے گا کہ وہ ان کو پھسلا سکے۔ پس حقیقت میں جو فہم اور ادراک کا استحکام ہے اس سے بڑا کوئی استحکام نہیں۔ عروہ وثقیٰ پہ ہاتھ ڈالنا ایسا ہاتھ ڈالنا کہ پھر وہ اس سے کبھی جدا نہ ہو سکے۔ یہ رشد و ہدایت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ ایسی واضح رشد و ہدایت کہ کھرے کھوٹے میں پوری طرح تمیز ہو چکی ہو۔ اس کے بعد ایسے شخص کو کوئی پھسلا سکتا ہی نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ کوششیں ہوں گی جیسا کہ ہو رہی ہیں کہ بے حد روپیہ دے کر لالچیں دے کر ان لوگوں کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ کوششیں ہوں گی اور ہو رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے متعلق یکطرفہ غلط فہمیاں پھیلائی جائیں۔ مگر وہ لوگ جو دینی مراکز میں جا کر تفقّہ حاصل کر چکے ہوں وہ شیطان کی حد استطاعت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ شیطان کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ انہیں پھسلا سکے کیونکہ وہ اس حد تک سیکھ چکے ہیں کہ جب واپس جاتے ہیں (-) وہ تو اب منذر بن کے اور نذیر بن کے واپس جا رہے ہیں۔ وہ تو لوگوں کو ڈرانے کی صلاحیت حاصل کر کے واپس جا رہے ہیں۔ ان کو کوئی کس چیز سے ڈرا سکتا ہے۔

تبشیر کی بجائے انذار کی ضرورت پس تفقّہ سے مراد ایسا تفقّہ ہے کہ دین میں اتنا گہرا استحکام ہو جائے اور مسائل اس طرح دلوں میں اتر چکے ہوں کہ اس کے بعد ان کے دلوں میں ولولہ پیدا ہو کہ کاش ہم واپس جائیں اور اپنی قوم کو بتائیں کہ ہم کیا دیکھ آئے ہیں۔ اور تم کن باتوں سے محروم ہو۔ اور اگر اسی طرح تم اسی حالت میں زندگی بسر کرتے رہے تو تمہارے لئے ہلاکت یقینی ہے۔ یہ انذار ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ یہاں تبشیر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ (دعوت الی اللہ) کے لئے زیادہ تر تبشیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اس ضمن میں میں ایک دفعہ پہلے بھی جماعت کو متوجہ کر چکا ہوں کہ ہمارے ہاں تبشیر کہتے کہتے انذار کا تصور دماغ سے نکل ہی گیا ہے۔ حالانکہ قرآن ہر جگہ بشیراً و نذیراً' بشیراً و نذیراً کہتا جاتا ہے۔ اور مبشراً و نذیراً بیان فرماتا ہے۔ اور دونوں کو اکٹھا کرتا ہے (-) امر واقعہ یہ ہے کہ بشیر وہی ہے جو نذیر بھی ہو۔ اور یہ دو اس طرح ایک دوسرے کے سامنے قوتوں کے مرکز بنے ہوئے ہیں کہ ایک لوہٹاؤ تو دوسرا ہٹ جائے گا۔ کوئی ماں مبشر نہیں بن سکتی تربیت نہیں کر سکتی اپنے بچے کی اگر وہ مبشرہ ہی ہو اور نذیرہ نہ بنے۔ کوئی باپ اپنے بچے کی تربیت نہیں کر سکتا اگر وہ نذیر ہی بنا رہے اور مبشر نہ ہو۔ تو اس طرف دھیان چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے یونہی تو نہیں بے وجہ بار بار بشیر نذیر' بشیر نذیر کہہ کے سارے قرآن میں ایسے تصورات کو ایسا باندھ دیا کہ ایک دوسرے سے جدا ہو ہی نہیں سکتا شاذ کے طور پر بعض محل پہ' ایسے محل پہ جہاں تبشیر کے مضمون کا ذکر اقتضائے حال کے مطابق نہیں تھا' جہاں نذیر کا لفظ ضروری تھا وہاں نذیر کو اکیلا بیان کیا گیا ہے۔ بعض دوسرے مواقع پر جہاں وقت کا تقاضا تھا وہاں صرف بشارت کا مضمون بیان ہو وہاں بشیر کا ذکر فرمایا گیا۔ لیکن بالعموم بشیر اور نذیر دونوں کو آپس میں ایک دوسرے سے ایسے رشتے میں باندھا گیا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا۔ ایک تصور کے ساتھ دوسرا از خود ابھر آتا ہے۔

قوم کو بچانے کے لئے انذار کی ضرورت ہے تو میں جماعت کو پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں کہ آپ بشیر ہی بنے رہیں گے یا نذیر بھی بنیں گے ساتھ۔ اور بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں جب نذیر کا دور چلتا ہے اور بشیر سے بڑھ کر نذیر بننا پڑتا ہے ورنہ قوم بچ نہیں سکتی۔ اسی لئے جلسہ سالانہ میں میں نے کہا۔ گیارھواں سال ہونے کو آیا بشیر بنتے بنتے اب کچھ نذیر بھی تو بنو۔ کچھ ان کو بتاؤ کہ ہماری دعائیں کیا اثر رکھتی ہیں۔ اور تمہیں ہلاکت سے جن چیزوں نے بچا رکھا تھا ان میں ہماری دعائیں بھی شامل تھیں۔ اگر یہ پردہ اٹھا تو تم میں جو بد بخت ہیں وہ ضرور سزا پائیں گے اور بد نصیبی ہو گی کہ ان کے ساتھ قوم بھی ڈوب جائے۔ پس قوم کو بچانے کے لئے یہ تبشیر کا ایک خاص پہلو ہے کہ اس کو بچانے کے لئے ڈرایا جاتا ہے۔ اور جب وہ ڈر جاتے ہیں تو اس خوف میں سے بشارت نکلتی ہے آپ کسی کو بتائیں کہ اس رستے پر ڈاکو پڑتے ہیں یہاں سانپ بچھو ہیں یا مہلک جانور رہیں تو بظاہر تو یہ ڈرانا ہے لیکن ایسا ڈرانا کہ اگر اس سے فائدہ اٹھائیں تو اس کے بعد اس میں بشارت مضمر ہے۔ خود بخود اس کی کوکھ سے خوشی نکلتی ہے۔ اور اسی کا نام بشارت ہے۔ چنانچہ جب کوئی واقعہ ہو جائے مثلاً آپ کہتے ہیں کہ یہ بس خطرناک ہے یہ ڈرائیور بڑا خطرناک ہے۔ اس پہ نہ بیٹھو اور کوئی نہیں بیٹھتا اور اس بس کو حادثہ پیش آ جاتا ہے تو دیکھیں کتنی مدت گھروں میں باتیں ہوتی ہیں کہ دیکھو اللہ نے کیسا بچایا۔ عین وقت پہ ہمیں تنبیہہ کر دی گئی اور ہم بچ گئے تو ایک وقت کا ڈرانا عمر بھر کی خوشخبری بن جایا کرتا ہے۔ تو نذیر کے اندر بھی تبشیر کا مضمون داخل ہے۔

پس اس پہلو سے نذیر بننے کے دن آ چکے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنی قوم کو اور ہر جگہ خصوصیت سے ان (-) کو ڈرائیں جنہوں نے فتنوں کی حد کر دی ہے۔ ہر حد سے تجاوز کر چکے ہیں (-)

پس یہ حالت ہے۔ ان کے نفس ان کو مجرم بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے نفس ان کو بتاتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو اور ساری دنیا اب یہ کہنے لگ گئی ہے پاکستان سے جو لوگ آ رہے ہیں کئی دفعہ ان سے بات ہوئی تو وہ کہتے ہیں کہ پہلے تو اس طرح کھل کر لوگ نہیں کہا کرتے تھے۔ مگر اب ایک ایسا دور آ گیا ہے کہ جب عام مجالس میں یہ باتیں ہو رہی ہیں (-)

تبدیلی کی ہوائیں چل پڑی ہیں تو وہ دور آ چکا ہے کہ جبکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) (کو ملنے والی خدائی خبر) کے مطابق راؤں نے تبدیل ہونا تھا۔ اور آسمان سے رائیں تبدیل کرنے کی ہوائیں چل چکی ہیں (-)

یہ جو دور ہے یہ ایک لحاظ سے تو' جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے' آج کے حالات پر صادق آ ہی رہا ہے۔ مگر قرآن کریم کی جو آیت میں نے پڑھی ہے اس کا مضمون زیادہ وسیع ہے قرآن کریم یہ بتا رہا ہے کہ ایسے دور آتے ہیں جب کہ کثرت سے لوگ حق کو قبول کرنے لگ جاتے ہیں اور جب وہ کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ ان خطرات میں سے سب سے پہلے یہ خطرہ ہے کہ ان لوگوں کو حق قبول کرنے کے بعد کوئی بہکانے کی کوشش نہ کرے۔ اور یہ جو سلسلہ چل پڑا ہے اس کا رخ نہ بدل جائے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ اس عظیم دور کا رخ ہمیشہ ترقیات کی سمت جاری رہے تو قرآن کریم فرما رہا ہے کہ ضروری ہے کہ ان سب نئے آنے والوں کو ایسے مراکز میں بلاؤ جہاں دین کی تربیت دی جا رہی ہو۔ تفقّہ فی الدین ہو اور اس حد تک ان کو دین کے مسائل سے آگاہ کرو۔ اس کی حکمتوں سے آگاہ کر دو کہ ان کے دل میں ایک ولولہ پیدا ہو جائے۔ وہ محض مصنوعی طور پر ایک طالب علم کے طور پر نہ بیٹھے رہیں ان کے دل میں یہ جوش اٹھے کہ اب تو ہمیں استاد بننا چاہئے۔ وہ جلدی واپس جائیں اور اپنی قوم کو ڈرائیں۔

پس یہ دور ہے جس میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ بشارت کے نتیجے میں جو چلے آئیں گے وہ بچائے جائیں گے (-) پس یہی لوگ جنہوں نے بشارت کے نتیجے میں حق کو قبول کیا۔ ان کی ایسی تربیت کرو۔ ان کے دلوں میں ایسے ولولے بھر دو کہ بے چین ہو ہو کر واپس لوٹیں کہ ہم جا کر اپنی قوم کو بھی خبر دیں اور یہ بات ایسی سچی ہے کہ بارہا میں نے اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ ربوہ کے جلسوں کے دوران بھی اور اب بھی بسا اوقات ایسے آدمی جو بہت دور سے سفر کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی دفعہ جلسوں میں شرکت کے لئے آئے جب ان سے میں نے تاثر پوچھا تو بالکل اس آیت کے مصداق تاثر تھا۔ ایک نے کہا کہ اب تو میرا دل چاہتا ہے کہ جلدی واپس جاؤں۔ میں نے کہا کیوں؟ اتنی جلدی کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہماری قوم جو محروم بیٹھی ہے۔ میں جا کر بتاؤں تو سہی کہ کیا دیکھ کے آیا ہوں اور کن چیزوں سے وہ محروم ہیں۔ پس (۔) یہ مفہوم ہے جو بار بار اپنی آنکھوں کے سامنے ہم حقیقتہً پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پس تمام دنیا میں۔ تمام جماعتیں ایسے مستقل مراکز قائم کر دیں جہاں نئے آنے والوں کے کچھ کچھ نمائندہ سارا سال تربیت پاتے رہیں۔ لمبے تربیتی پروگرام نہیں بنانے۔ سرِدست چھوٹے چھوٹے بنانے ہیں۔ مگر ایسے بنانے ہیں کہ تفقّہ کا حق ادا ہو جائے۔

(اس کے بعد حضرت صاحب نے بعض دینی مسائل کا ذکر فرمایا اور ان کی وضاحت فرمائی)

تفقّہ فی الدین کا مطلب

اور قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ وہ جو نئے آنے والے ہیں ان کو بلاؤ تفقّہ کروانے کے لئے۔ (۔) تاکہ وہ تم سے تفقّہ سیکھیں۔ ان کے دماغوں میں اس طرح بات گھول گھول کے ڈال دو۔ اس طرح ان کو پلا دو یہ بات۔ کہ واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرانے کے مستحق ہو جائیں۔ اور ڈرانے کی اہلیت حاصل کر لیں۔ کیونکہ جاتے ہی ان کے سپرد نذیر کا کام کر دیا گیا۔ اب دیکھیں درمیان میں اور کوئی مضمون نہیں۔ (۔) صداقت کو اتنا واضح طور پر دیکھ لیں ایسا یقینی طور پر سمجھ لیں کہ پھر کوئی چیز ان کو اس صداقت سے ہٹا نہ سکے بلکہ اس مرتبے کو حاصل کر لیں جو استادوں کا مرتبہ ہے۔ اور وہ جا کر اپنی قوم کو ڈرائیں اور بتائیں کہ ہم وہ جگہ وہ نور دیکھ آئے ہیں جس کے بغیر ہر طرف اندھیرا ہے۔ اگر اسی حالت میں تم پڑے رہے تو تم اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے جانیں دے دو گے تاکہ ان میں خوف خدا پیدا ہو خدا خوفی سے کام لیں' کچھ اپنے حال پر ڈریں۔ اور اس طرح وہ ہدایت پا جائیں۔

بشارت اور انذار ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

تو دیکھیں کہ (دعوت الی اللہ) اور تربیت کو خدا تعالیٰ نے کس طرح حکمت کے ساتھ ایسے رشتوں میں باندھ دیا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتے۔ بشارت انذار بن گئی ہے انذار بشارت ہو گئی ہے۔ ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں۔ پس آپ جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے لاکھوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ اب مزید انتظار کئے بغیر ان کی تربیت کا ایسا انتظام کریں کہ صرف ان کو نماز پڑھنا نہیں سکھانا۔ روزمرہ کے مسائل نہیں بتانے۔ بلکہ تفقّہ فی الدین یہاں بیان فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ پھر تفقّہ کے ساتھ پھر باقی چیزیں از خود پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر تفقّہ فی الدین ہو تو انسان کے اندر ایک بے حد تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک بے قرار تمنا اس کے دل سے اٹھتی ہے۔ کہ ایسے پیارے دین کو میں کیوں نہ سیکھوں۔ کیوں اس میں مزید ترقی نہ کروں۔ کیوں نہ ان حکمت کی باتوں پر عمل پیرا ہو جاؤں۔

پس عمل کا ایک گہرا تعلق عقیدے کے یقین سے ہے۔ اور عقیدے کے یقین کا گہرا تعلق گہری فہم سے ہے۔ جو عقیدہ گہری فہم کے بغیر ہے اس کا نام چاہے آپ یقین رکھتے پھریں وہ یقین نہیں ہے۔ وہ ایک تصور کا خیال ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ جو گہرا فہم ہو جائے۔ اچھی طرح بات سمجھ لیں۔ اس سے یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور جب یقین پیدا ہوتا ہے تو ایسے شخص کو پھر کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ وہ لازماً اس کے فوائد سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے اس کے انکار کے نقصانات سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔ فوائد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نقصانات سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ اس دور میں داخل ہوتے ہوتے اب وہاں پہنچ گئی ہے کہ یوں لگتا ہے کہ اس آیت کی سرزمین کے مرکز میں ہم جا پہنچے ہیں۔ اس آیت کے مضمون نے چاروں طرف سے ہمیں گھیر لیا ہے۔ اب کسی مزید التوا کا موقعہ نہیں رہا۔ کسی تاخیر کا ہمیں حق نہیں رہا۔ لازم ہے کہ معاً اس آیت کے مضمون کا تفقّہ کر کے اس کو (تشریح) کے ساتھ سمجھنے کے بعد اس کے مطابق وہ تربیت گاہیں قائم کریں جہاں ہر ملک میں' اور اگر ایک ملک میں ضرورت ہو تو ایک جگہ سے زائد تفقّہ کے مراکز قائم کریں۔ اس میں ان لوگوں کو نئے آنے والے لوگوں کو بلایا جائے اور باری باری مختلف گروہ آتے جائیں اور سبق سیکھ کر واپس چلتے چلے جائیں۔

تربیتی کلاس سارا سال جاری رہے

اور یہ جو تربیتی کلاس ہے' جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ یہ سارا سال کی ہو گی۔ اب یہ اعلان نہیں ہو گا کہ اب آج کشمیر میں ہو رہی ہے۔ آج افغانستان میں ہو رہی ہے۔ آج پاکستان میں ہو رہی ہے۔ پھر تو ساری دنیا کی کلاسوں کے متعلق مستقل دعا کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ انگلستان کی کلاسوں کو بھی کامیاب فرمائے اور جرمنی کی کلاسوں کو بھی اور سویڈن اور ڈنمارک کی بھی۔ افریقہ میں سیرالیون کی کلاسوں کو بھی غانا کی کلاسوں کو بھی' نائیجیریا کو بھی۔ کتنے نام ہر جمعہ میں لے سکتا ہوں۔

۱۴۲ تک تو پہنچ چکے ہیں اور ان کے اندر بھی بے شمار کلاسیں ہوں گی۔

صاحب علم اپنے آپ کو وقف کریں

تو یہ کلاسیں لگائیں اور مستقل جماعت ان کلاسوں کے لئے دعا کرے اور ان کے لئے کوشش کرے۔ اس کے لئے چونکہ ہمارے پاس ابھی وہ فوج تیار نہیں ہوئی جس کا نام وقفِ نو کی فوج ہے۔ اس لئے ضروری ہو گا کہ عارضی طور پر صاحبِ علم اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور صاحبِ علم خواتین اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور ہر جگہ عورتوں کے لئے بھی مراکز ہوں اور مردوں کے لئے بھی۔ اور ان کی تربیت اس جذبے سے کی جائے کہ ایک بات اتنی اچھی طرح سمجھ جائیں کہ پھر ناممکن ہو دشمن کے لئے کہ اس پر حملہ کر سکے اور پھر وہ اس بات کو لے کر نکل کھڑے ہوں ہر جگہ پھیلاتے چلے جائیں۔

تو اس طرح آپ کے آئندہ آنے والے تربیت کے علاوہ (دعوت الی اللہ) کے تقاضے بھی پورے ہوں گے۔ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم سے سلوک فرمایا ہے ایک کو دو اور دو کو چار اور چار کو آٹھ کرتا چلا گیا ہے۔ اب یہ دور اگر جاری رکھنے کی دل میں تمنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے رخ کے مطابق چلنا شروع کریں۔ اور یہ خدا کی تقدیر کا رخ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اس رخ پر چلیں گے تو خدا کی تقدیر ہمیشہ آپ کے حق میں عجائب کام دکھلائے گی۔ ناممکن باتیں آپ اپنے سامنے ہوتی دیکھیں گے۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اب تک جو آپ دیکھ چکے ہیں اس کے بعد آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ ان عجائب کا انکار کر سکیں حیرت انگیز اعجاز خدا نے دکھائے ہیں اب آپ گواہ بن چکے ہیں۔ پس ان باتوں پر عمل کریں (۔) قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق میں آپ کو سمجھاتا ہوں اور دیکھیں اگلے سال کے لئے کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے عجائب آپ کے لئے' لئے بیٹھا ہے' اور عجیب کام آپ کے لئے کر دکھائے گا۔

ہر سال کا موڑ پہلے سے بڑھ کر شاندار آئے گا

پس اب ہم دنیا کے سامنے ایک چیلنج بن چکے ہیں دنیا سمجھتی ہے کہ اتفاقی واقعات تھے۔ یہ حادثات کے نتائج ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تقدیرِ الٰہی ہے جو جماعت احمدیہ کو ایک نئے دور میں داخل کر چکی ہے۔ اس کے ہر سال کا موڑ پہلے سے بڑھ کر شاندار آئے گا۔ اور یہ وہ تقدیر ہے جو میں دیکھ چکا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ اسی طرح جاری ہوتی چلی جائے گی۔

پس اس سفر کی تیاری اس شان سے کریں۔ ہر موڑ پر آپ کو خدا کے نئے کرشمے نئے جلوے دکھائی دیں۔ اور ایسے جلوے ہوں جو دنیا کی آنکھوں کو چندھیا دیں مگر وہ انکار نہ کر سکیں۔ اور یہ وہ طریق ہے جو میں قرآن سے سیکھ کر آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ (۔) مومنوں کے لئے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ وہ سارے کے سارے اکٹھے جہاد میں مصروف ہو جائیں (۔) پس ایسا کیوں نہیں کہ ان میں سے ہر گروہ میں سے ایک چھوٹا گروہ نکلے 'ایک جماعت نکلے' (۔) تاکہ وہ دین سیکھے۔ اب نکلے 'گھروں سے نکلے مراد ہے۔ کسی جگہ جانا ہے جہاں دین سکھایا جاتا ہے ان جگہوں کے نام نہیں لئے۔ مدینہ نہ کہنے کی ایک یہ بھی حکمت ہے۔ اسلام نے تو پھیلنا تھا۔ ہر شخص کے لئے یہ ممکن ہی نہ رہتا کہ وہ مدینے پہنچ سکے۔ اور اگر آنحضرت ﷺ کا وصال ہو جانا تھا' جیسا کہ ہو جانا تھا' تو یہ بھی ممکن تھا کہ مدینہ میں ایسے پاکباز مصلح دین سکھانے والے باقی نہ رہیں۔ اور قوم کی حالت بگڑ چکی ہو۔ ان سارے احتمالات کا جواب اس ایک آیت میں دے دیا گیا ہے۔ اس کو کہتے ہیں فصاحت و بلاغت۔ (۔)

نکلیں 'کدھر کو نکلیں کہاں کو جائیں کچھ بیان نہیں فرمایا۔ کوئی جگہ ایسی ضرور ہونی چاہئے جہاں ان کی تربیت کا انتظام ہو۔ اور یہ (ایمان والوں) کی جماعت کا اجتماعی فرض بیان فرما دیا۔ جہاں جہاں توفیق ہے جہاں جہاں ممکن ہے ان کے مراکز قائم کر دو۔ لیکن یہ تمہارے لئے ممکن نہیں رہے گا کہ جہاں جہاں بیعتیں ہو رہی ہیں وہاں وہاں پہنچ کر ان کی تربیت کرو۔ ان پر ذمہ داری ڈالو ان کے نمائندے وہاں آئیں۔ وہ سیکھیں واپس جا کر اپنوں کو بھی سکھائیں اور خصوصیت سے غیروں کو۔ انذار کے ساتھ اس ہدایت اور پناہ گاہ کی طرف بلائیں۔ یہ مضمون ہے جو جتنا آپ غور کرتے ہیں۔ اور کھل کر نکھر کر جس طرح پھول کھلتا ہے اس طرح یہ کھل کر ہمارے سامنے بہت خوبصورتی کے ساتھ ظاہر ہو رہا ہے۔

تربیتی مراکز کی بعض تفاصیل

پس تمام دنیا کی جماعتیں اس مضمون کی روشنی میں ایسی جگہوں پر مراکز قائم کریں جہاں ارد گرد کے علاقوں کے لوگوں کے لئے آنا ممکن ہو اور ایسا نظام جاری کریں کہ سارا سال یہ سلسلہ جاری رہے۔ چلتا رہے۔ ان کے لئے وہاں رہائش کا انتظام بھی دیکھنا ہو گا۔ اور پھر ادلنے بدلنے کا نظام جاری کرنا پڑے گا۔ یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ جب تک کوئی سمجھ نہ جائے۔ اس وقت تک اس کو ٹھہرائے رکھنا ہے۔ اور بہت زیادہ مکینیکل نہ بنائیں کلاسز کو' کیونکہ یہاں مدت بھی بیان نہیں فرمائی لِیَتَفَقَّہُوا یہ شرط بیان فرمائی گئی ہے۔ بعض لوگ ذرا ٹھہر کر سمجھتے ہیں۔ بعض جلدی سمجھ جاتے ہیں۔ جو ذرا ٹھہر کر سمجھتے ہیں ان کو روکنا چاہئے کہ ابھی تم اس لائق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوئے- جیسے پہلے سال کوئی فیل ہو جائے تو اس کا ایک سال اور بڑھا دیا جاتا ہے- تو اس قسم کا سالوں کا معاملہ تو نہیں- مگر نظر رکھنے والے موجود رہنے چاہئیں جب ایک شخص کے متعلق جانتے ہیں کہ اس میں بشاشت پیدا ہو گئی ہے اس کے اندر ولولہ پیدا ہو گیا ہے- بات کو سمجھ چکا ہے- تو کہیں کہ اچھا بھئی (سلام) اب رخصت ہو تم اب اس کام میں مصروف ہو جاؤ جس کے لئے خدا کے ارشاد کے تابع ہم نے تمہیں تیار کیا تھا- اپنی قوم میں لوٹو اور انذار عام کرنا شروع کرو- اس طرح آپ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے کس طرح جماعت کو استحکام نصیب ہوتا ہے اور کس تیزی سے جماعت روز افزوں ترقی کرتی چلی جاتی ہے- ہر آنے والا' آنے والے دور کے لئے سب تیاری کر رہا ہو گا- اور آپ کا مددگار ہو جائے گا- اور آپ کو نئے لوگوں کو (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے 'نئی قوموں کو دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے' نئے ملکوں کو (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے خالی چھوڑ دے گا- اپنی قوموں کو تو ہم اب سنبھالتے ہیں- ہماری فکر جو آپ نے کرنی تھی کرلی- اب ہم پر چھوڑیں جب خدا نے ہم پر اعتماد فرمایا ہے ہمیں اس بات کا اہل قرار دیا ہے کہ کچھ سمجھنے کے بعد اپنی قوم کو انذار کریں گے تو پھر ہمیں کرنے دیں- ہماری فکر نہ کریں- آپ جائیں دوسرے ملکوں کو تلاش کریں ۱۴۲- ان کے پاس چھوڑ دیں نئے ۱۴۲- ڈھونڈیں-

نئی قوموں کی طرف نکلیں- نئے شہروں کی طرف رجوع کریں اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ سلسلے' یہ پھیلنے والے سلسلے وہ سلسلے ہیں اور بن کر ابھرنے والے ہیں کہ تمام دنیا (-) کی طاقت بھی اس راہ میں حائل نہیں ہو سکتی-

میں خدائے واحد و یگانہ کی قسم کھا کر آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ نے آگے بڑھنا ہے اور بڑھتے چلے جانا ہے- یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی دھمک اگلی صدی میں سنائی دی جائے گی- اللہ آپ کے ساتھ ہو- اللہ حامی و ناصر ہو- حوصلے اور یقین کے ساتھ اس سفر کو جاری رکھیں- قرآن کی بتائی ہوئی ہدایتوں کے مطابق آپ چلیں گے تو یہ نسخے ایسے ہیں جو کبھی ناکام نہیں ہو سکتے- اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو- (سلام)

☆ ○○○ ☆

خورشید عطا

واقفین نو

خورشید عطا صاحبہ اپنی ایک کتاب میں جو شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے شائع کی ہے اور جس کا عنوان واقفین نو (کے والدین کی راہنمائی) کے لئے ہے تعارف کے طور پر لکھتی ہیں:-

یہ چند نکات ایسے ہیں جو ہر واقف نو کی والدہ کو مد نظر رکھنے چاہئیں-

۱- یہ ہدایات بچے کے سکول جانے کی عمر سے پہلے کے لئے ہیں-

۲- ان میں وہ سادہ باتیں نہیں دہرائی گئیں ہیں جو پہلے ہی اکثر مائیں جانتی ہیں-

۳- حضرت امام جماعت الرابع کی ہدایت کو سامنے رکھ کر کچھ باتوں پر بحث کی گئی ہے-

۴- یہ خیال رکھا گیا ہے کہ ماں کی ایسی رہنمائی کی جائے جو چار سال تک بچے کی تربیت اور دیکھ بھال کے لئے ماں کے لئے مفید ہو-

۵- تربیت کو آسان ، قابل عمل اور قابل قبول حد تک پیش کیا گیا ہے-

۶- یہ ہدایات سب بچوں کے لئے یکساں نہیں بچے کا ذہن لچکدار ہوتا ہے اپنی ذات میں ہر بچہ منفرد ہوتا ہے- ہر نظریہ ہر بچے کے لئے نہیں ہوتا- اس لئے انفرادی اختلافات کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ کون سے نظریہ کا کس بچے پر اطلاق ہو گا-

۷- اس بابرکت تحریک سے نہ صرف واقفین نو کی تربیت ہو گی بلکہ دیگر بہن بھائیوں والدین و دیگر افراد خانہ بھی کچھ نہ کچھ سیکھ سکیں گے- اسطرح مثالی احمدی گھرانوں کی تشکیل سے مثالی معاشرہ پیدا ہو گا-

۸- یہ پیشکش ابتدائی سالوں کے لئے ہے- یعنی سکول جانے کی عمر سے قبل کے لئے-

اس لئے اس میں دوسرے مسائل کا حل شامل نہیں بچہ کے ابتدائی چار سالوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے-

پہلا دور:- پیدائش سے قبل-

دوسرا دور:- پیدائش سے کم و بیش ایک سال کی عمر تک-

تیسرا دور:- ایک سال سے دو سال کی عمر تک-

چوتھا دور:- دو سال سے کم و بیش چار سال تک-

اس کے بعد بچہ سکول جانا شروع کر دیتا ہے- وہاں سے تعلیمی ماہرین کی ذمہ داری شروع ہو جاتی ہے- سکول سے قبل ماں باپ کی ذمہ داری ہوتی ہے- اس لئے ان کی مدد کے لئے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں- اللہ تعالیٰ جب اولاد دیتا ہے تو پرورش و تربیت کا شعور بھی دیتا ہے- ہم کچھ مشورے پیش کر رہے ہیں جن سے عمومی طور پر ماؤں کو کسی قدر فائدہ ہو گا- اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رب ہے یعنی حقیقی تربیت کرنے والا مربی- یہی صفت وہ ماں باپ میں دیکھنا پسند کرتا ہے- والدین بچے کی جسمانی اور روحانی تربیت میں خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اس کی طرز پر پیار محبت سے کام لیں- اس سے آگے خورشید عطا صاحبہ پہلے دور کا یوں ذکر کرتی ہیں-

۱- وقف کرنے سے قبل جملہ مسنون دعاؤں کے علاوہ میاں بیوی کو آپس کے تعلقات غیر معمولی خوش گوار بنانے ہوں گے- باہمی تعاون اور محبت کی فضاء قائم رکھنی ہو گی- جذباتی تناؤ یا دباؤ بچے کے مزاج پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں- باہمی اعتماد محبت اور خلوص کے بغیر بچے کی شخصیت ادھوری رہ جائے گی-

۲- نہ صرف میاں بیوی بلکہ خاندان کے دیگر افراد کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینا ہو گا- ماں کو غیر ضروری انگیخت اور جذباتی تناؤ سے بچانا ہو گا- اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہو گا-

۳- شہروں کے علاوہ گاؤں اور قصبوں میں بھی واقفین نو کی ماؤں کا میڈیکل چیک اپ کرنے کا باقاعدہ انتظام ہو- متوازن غذا آرام- ہلکی پھلکی ورزشیں وغیرہ کے سلسلے میں انہیں ہدایات بھجوائی جائیں اور ان پر عمل کو چیک کیا جائے- اگر میڈیکل مدد کی ضرورت ہو اور کوئی اس کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو اس کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے- غذا تازہ پکی ہوئی ہو فرج میں زیادہ دیر تک رکھی ہوئی غذائیں نہ استعمال کی جائیں-

۴- ہونے والی ماؤں کو ایسا لٹریچر یا کیسٹس مہیا کی جائیں جن میں خاص طور پر ایسا مواد ہو جس سے ان کی تربیت ہو- خدا تعالیٰ سے محبت قرآن کریم سے عشق- سلسلہ سے گہری وابستگی پیدا ہو- قرآن کریم کی تلاوت جہراً کریں کیونکہ ایسے شواہد موجود ہیں کہ ایک ذہین جنین اپنی صلاحیت کے مطابق پیدائش سے قبل ہی بیرونی ماحول سے بہت کچھ اکتساب کر کے دنیا میں آتا ہے- اور بعد میں تعلیمی اور تربیتی ماحول کو سازگار بنانے میں مدد دیتا ہے-

۵- تحریک وقف نو کے سلسلے میں جو خصوصیات حضرت امام جماعت الرابع نے ان بچوں میں پیدا کرنے کی ہدایات دی ہیں وہ ماں باپ کو بار بار ذہن نشین کرنی ہوں گی- تاکہ وہ خود بھی اس معیار پر آجائیں جس پر بچہ کو لانا ہے- اگر وہ خود ہی اس معیار پر قائم نہ ہوں گے تو بچہ کو کس طرح اس معیار پر لا سکیں گے-

۶- ہونے والی ماں کے کمرے میں ٹی- وی سیٹ نہ رکھا جائے- تاکہ تابکاری کے اثر سے بچہ محفوظ رہے- اور ماں بھی ٹی وی کم سے کم دیکھے اور فاصلے پر بیٹھ کر دیکھے-

۷- کمرے میں خوبصورت بچوں کی تصاویر عموماً لگائی جاتی ہیں- ان کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے لئے) اور آئمہ جماعت و دیگر اکابرین سلسلہ کی تصاویر بھی لگائیں-

۸- ماں اور باپ دونوں تربیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ راہنمائی مانگیں- اور یہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ نذر قبول فرمائے-

☆ ○ ☆

دینی معلومات

س- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پہلے جانشین کون تھے- کب پیدا ہوئے اور کب "امام" بنے-

ج- حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی ۱۲۵۶ھ بمطابق ۱۸۴۱ء میں پیدا ہوئے اور ۲۷- مئی ۱۹۰۸ء کو امام بنے-

س- حضرت امام جماعت الاول کی سیرت سے متعلق سب سے پہلے کون سی کتاب مرتب ہوئی-

ج- مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین-

س- حضرت مولانا کی مشہور تصانیف کے نام بتائیے-

ج- فصل الخطاب- تصدیق براہین احمدیہ- ابطال الوہیت مسیح-

س- آپ کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک شعر بتائیں-

ج-

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو اگر قوم کا ہر فرد نور دین بن جائے مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے-

س- آپ کی اطاعت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا فرمایا-

ج- "میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"

س- حضرت امام جماعت الاول کا وصال کب ہوا-

ج- ۱۳- مارچ ۱۹۱۴ء کو-

س- امامت ثانیہ کا آغاز کب ہوا-

ج- ۱۴- مارچ ۱۹۱۴ء کو

س- حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت الثانی لندن میں پہلی بار کب اور کس تقریب کے لئے تشریف لے گئے-

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

سجاد احمد خالد مربی سلسلہ

مکرمہ مسرت سجاد صاحبہ

نہایت دکھ اور صدمہ کی بات ہے کہ خاکسار کی اہلیہ مسرت سجاد ۹۴-۸-۴ کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے .قضائے الٰہی اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

۲۱ سال کا طویل عرصہ اہلیہ نے خاکسار کے ساتھ دین کی خدمت میں مدد کرتے ہوئے صابر و شاکر رہتے ہوئے گزارا۔

خاکسار کی شادی ۱۹۷۳ء میں ہوئی اور ۱۹۷۷ء میں خاکسار اعلائے کلمتہ اللہ کے لئے مرکز کے حکم پر فجی روانہ ہو گیا۔

بعد میں شوگر جیسی مرض لاحق ہو گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جب افریقہ کے دورہ سے واپس تشریف لائے تو فجی جانے کا حکم ہوا اور حضرت صاحب نے شوگر جیسی موذی مرض میں مبتلا ہونے پر بڑی پریشانی کا اظہار کیا۔

فجی پہنچنے پر باوجودیکہ شوگر کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز تھی۔ دین کا پیغام جماعتوں کی لجنہ اماء اللہ تک پہنچانے کے لئے ویسٹرن ریجن کی تینوں جماعتوں کا دورہ کر کے مرکز صووا پہنچی۔ تین سال کا عرصہ اہلیہ نے خاکسار کے ساتھ دینی خدمت بجالاتے ہوئے فجی میں گزارا اور وہاں جماعت کی عورتوں اور غیر مسلم فیجین عورتوں کے دلوں میں گھر گیا۔

فجی میں خاکسار کی اہلیہ واحد خاتون تھی جو دینی طرز کے مطابق برقعہ پہنتی تھی۔ چند دنوں کے بعد فجی کے مشہور اخبار Fiji Time کی جرنلسٹ نوجوان لڑکی مشن ہاؤس تشریف لائیں اور اہلیہ کا انگریزی میں انٹرویو ریکارڈ کیا اور ساتھ فوٹو شائع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اہلیہ نے برقعہ و نقاب کے ساتھ فوٹو اتروا لی جو کہ انٹرویو کے ساتھ ہی شائع ہوئی اور اہل فجی کے لئے پیغام حق پہنچانے کا موجب بنی۔ جس پر بے شمار فیجین عورتیں مشن ہاؤس تشریف لاتیں اور اہلیہ کا برقعہ پہن کر بہت خوشی کا اظہار کرتیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی فجی کے آمد کے موقع پر اہلیہ نے جماعت کی بے شمار عورتوں، بچیوں کو برقعہ پہنا دیا۔ تربیتی نقطہ نظر سے اہلیہ کا لجنہ اماء اللہ کی ممبرات سے ذاتی رابطہ تھا وہ بے شمار عورتوں سے گھروں پر جا کر ملاقات کرتیں اور باتوں باتوں میں ان کی تربیت کرتیں۔ دینی آداب اور لباس پہننے کا طریقہ سلیقہ بتاتیں۔

کئی غیر مسلم ہندو۔ سکھ خاندان کی عورتیں کو دعوت الی اللہ کرتی رہیں اپنے عملی نمونہ سے ان تک دین کا پیغام پہنچاتیں جس کی وجہ سے اکثر ہندو۔ سکھ فجین عورتیں مشن ہاؤس تشریف لاتی رہتیں۔

خاکسار کا چھوٹا بیٹا فواد احمد خرم فجی میں پیدا ہوا۔ شوگر کی وجہ سے اہلیہ کو زیادہ عرصہ صووا کے سب سے بڑے ہسپتال میں گزارنا پڑا۔

اس وقت کی انچارج ڈاکٹر مسز شریم جن کا تعلق آسٹریلیا سے تھا اہلیہ کی بڑی عزت کرتیں۔ اہلیہ نے شروع سے ان کو بتا دیا تھا کہ وہ احمدی ہے اور کسی ڈاکٹر یا میل نرس سے چیک اپ نہیں کروائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے مسز شریم نے پہلے روز سے ہی اہلیہ کے بستر پر چٹ لگا دی کہ یہ میرا مریض ہے اس کو کوئی ڈاکٹر یا میل نرس چیک نہیں کرے گا۔ اور ۹ ماہ کا عرصہ اہلیہ نے پوری ڈاکٹری ہدایات پر عمل کرتے صحیح دینی آداب اور طور طریقہ کے ساتھ ہسپتال میں گزارے جس پر ایک دن ہسپتال کی انچارج ڈاکٹر مسز شریم اور ان کی اسسٹنٹ مسز نندم (انڈین ڈاکٹر تھی) نے ہسپتال کی تمام عورتوں کے سامنے اہلیہ کا نمونہ پیش کیا اور ان کو ہدایت کی کہ اس مریضہ کے نمونہ پر چلتے ہوئے تمام عورتوں کو ہسپتال میں وقت گزارنا چاہئے تمام لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز اہلیہ سے بہت خوش تھیں۔

۱۹۸۴ء میں واپس آنے کے بعد محلہ میں سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید جیسی اہم ذمہ داریاں سپرد کی گئیں جن کو اہلیہ نے مرتے دم (دس سال) تک نہایت محنت۔ خندہ پیشانی اور دیانت داری سے نبھاہا۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ دار العلوم غربی نمبر ۳ نے اہلیہ کی وفات پر حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کا جو خط لکھا وہ درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

صدر صاحبہ لجنہ نے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ

سیدی و مولائی......

یوں تو ہر ایک انسان خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے مگر بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جب وہ اس جہاں سے رخصت ہوتی ہیں تو نہ صرف یہ کہ اپنے پیچھے بہت سے لوگوں کو سوگوار چھوڑ جاتی ہیں بلکہ ان کے نقش پا دوسروں کے مشعل راہ بن جاتے ہیں انہی ہستیوں میں سے ہماری ایک بہت ہی پیاری بہن مسرت سجاد بھی تھیں جو نہ صرف واقف زندگی کی بیوی۔ دو واقف زندگی بیٹوں کی ماں بلکہ خود بھی صحیح معنوں میں واقف زندگی کی روح اپنے اندر رکھتی تھیں۔ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر۔ شوگر اور دل کے عوارض میں مبتلا تھیں۔ مگر کبھی بھی ان کے منہ سے شکایت کا کوئی جملہ نہیں سنا تھا اور نہ ہی خدمت دین میں کوئی کوتاہی کی۔ دس سال سے زائد عرصہ تک انہوں نے ہمارے محلہ دار العلوم غربی نمبر ۳ میں سکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید کا کام انتہائی لگن اور جذبہ سے کیا۔ اور معاونین خصوصی بنانے کے لئے بیماری اور تکلیف کے باوجود لوگوں کے گھروں میں جاتیں اور اس طرح تقریباً ۱۵ معاونین خصوصی انہوں نے بنائے۔ محلہ کا جتنا بجٹ ہوتا ہمیشہ اس سے زیادہ چندہ جمع کرواتیں رہیں۔ اور عرصہ سے خود بھی معاونین خصوصی میں شامل تھیں۔

حلقہ کی ہر ممبر سے رابطہ کے علاوہ اس سے ذاتی تعلق رکھتیں۔ ہمیشہ مسکراتے ہوئے چہرہ سے ملنا ان کی نمایاں خوبی تھی۔ غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردانہ رویہ ہوتا تھا پھر ان کی مالی مدد کرنے اور ضرورت مند لوگوں کو قرض دینے میں روحانی مسرت محسوس کرتی تھیں۔ فوت ہونے سے پہلے انہوں نے اپنے میاں کو بتایا کہ - ۲۲۰۰ روپے کی رقم فلاں فلاں کو بطور قرض دی ہوئی ہے۔

میں اکثر اپنا چندہ ان کو گھر دینے جایا کرتی تو ہمیشہ مجھے کہتیں کہ آپ نے دوگنا ثواب کما لیا اور میری اس طرح شکر گزار ہوتیں جیسے کہ میں نے ان پر کوئی بڑا احسان کیا ہے عبادات میں باقاعدہ اور دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والی تھیں پچھلے دنوں بیمار رہیں تو باوجود اس کے کہ خود بیمار تھیں مجھے کہنے لگیں کہ میں آپ کی صحت کے لئے بہت دعا کرتی ہوں اور مربی صاحب (اپنے میاں) کو بھی دعا کے لئے کہتی رہتی ہوں غرضیکہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ اللہ تعالیٰ بخشش کرے اور درجات بلند کرے۔

نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھا دی جائے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انہی جیسی کام کرنے والی ممبر دے اور اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی نہ صرف ان کے میاں اور ان کے بچوں کو ہمت دے بلکہ محلہ کی باقی ممبرات کو بھی اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دعاؤں کی محتاج

صالحہ ہادی

صدر محلہ دار العلوم غربی نمبر ۳

۹-۸-۹۴

صدر صاحب محلہ مکرم و محترم صوفی محمد اسحاق صاحب سابق مربی افریقہ نے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا۔

سیدی و آقائی

مسرت سجاد صاحبہ ہمارے محلہ کی لجنہ کی سکرٹری تحریک جدید تھیں بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں اس لئے میری رائے میں وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ آپ ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

والسلام خاکسار

محمد اسحاق صوفی

دار العلوم غربی ربوہ

سب سے بڑی گواہی خاوند کی بیوی کے بارے میں ہوتی ہے اور خاکسار خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ خاکسار کی اہلیہ نہایت وفادار۔ دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے والی۔ خدا پر توکل اور یقین کامل کرنے والی۔ امامت سے گہری محبت رکھنے والی۔ عبادت گزار۔ سلیقہ شعار۔ خوش مزاج۔ صابر غریبوں کی ہمدرد۔ مشکلات میں کام آنے والی۔ خاوند کے لئے چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھنے والی۔ انتہا درجہ کی مہمان نواز۔ مشکلات میں ثابت قدم رہنے والی۔ قرآن و حدیث کے مطابق نرم مزاجی سے تربیت کرنے والی۔ اللہ تعالیٰ سے گہرا رابطہ رکھنے والی تھی جس کی وجہ سے اکثر اللہ تعالیٰ اسے پیشگی حالات سے باخبر کر دیتا اور سچی خوابیں بتا دیتا۔

۱۹۸۱ء میں جب اپنے بڑے بیٹے حافظ جواد احمد متعلم درجہ رابعہ کے ساتھ جب کہ اس وقت حافظ صاحب کی عمر ۷ سال تھی فجی پہنچی اور شوگر ٹسٹ کے لئے لیڈی ڈاکٹر سے ملے جو کہ انگریز تھیں انہوں نے کہا کہ آپ کو اتنی زیادہ شوگر ہے کہ بے بی ہونا مشکل ہے۔ کہنے لگی اس نے تو خدائی کا دعویٰ کر دیا ہے اب اللہ تعالیٰ ضرور مجھے اولاد عطا کرے گا دو دن کے بعد اس نے خواب میں دیکھا ان کے والد خاکسار کے سسر مکرم شیخ عبد الشکور صاحب نے ایک لڑکا اٹھایا ہوا ہے اور اسے دیتے ہیں۔ یہ کہتی ہے ہم اس کا نام فواد احمد خرم رکھیں گے پھر خواب میں میرے متعلق کہتی ہے کہ انہوں نے تو حضرت صاحب سے نام رکھوانا ہے جب خاکسار کو خواب سنائی تو خاکسار نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا ہے۔ چند دنوں کے بعد Marau کے مقام پر خدام انصار اور لجنہ کا اجتماع تھا اور جانے کی تیاریاں کی جا رہی تھیں اور ابھی Kings Road نہیں بنی تھی بلکہ Gravel کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے خواب میں بتایا کہ سفر کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے جس پر خاکسار نے کہا کہ آپ سفر پر نہ جائیں گو اجتماع پر شامل نہ ہونے پر تردد تھا۔ جب ہم اجتماع سے واپس آئے اور صووا کے مرکزی ہسپتال میں آسٹریلیا کی لیڈی ڈاکٹر مسز شریم نے خاکسار کو کہا کہ آپ کی بیوی امید سے ہے اور شوگر بہت زیادہ ہے اس کو ہسپتال میں داخل

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

قاہرہ کانفرنس کے بنیادی سوال کو چیلنج

قاہرہ کانفرنس پہلے ہی مسلمان ممالک اور ویٹی کن کے اعتراضات کی وجہ سے متنازعہ ہو چکی تھی مگر اب اس میں ایک نئی اور اہم بات کا اضافہ ہو گیا ہے جس سے قاہرہ کانفرنس کی مخالفت کو مزید تقویت ملے گی۔

دنیا کی آبادی کا حساب لگانے والے ماہرین نے قاہرہ کانفرنس کے بنیادی سوال کو ہی چیلنج کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قاہرہ کانفرنس اس خیال سے منعقد کی گئی تھی کہ دنیا کی آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے اور ۲۰۱۵ء تک اس میں دو ارب نئے نفوس کا اضافہ ہو جائے گا۔ ماہرین نے جو نیا نظریہ پیش کیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ دنیا کی آبادی میں اس ہولناک رفتار سے اضافہ نہیں ہو رہا جتنا کہا جا رہا ہے۔ دنیا کی آبادی میں اضافے کی شرح ۱ء۰ فیصد ہے۔ جو کہ پچھلے دو سالوں سے کم ہے۔ اس وجہ سے یہ خیال درست نہیں ہے کہ ۲۰۱۵ء تک اس میں دو ارب کا اضافہ ہو جائے گا۔ آج دنیا کی آبادی ۵۔ ارب سے کچھ زائد مانی جاتی ہے۔

گزشتہ منگل (۶- ستمبر) کے دن آبادی میں اضافے کی سائنٹفک سٹڈی کی یونین نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی آبادی بڑھنا بند ہو گئی ہے اور جس بلندی پر یہ پہنچ چکی تھی وہاں سے نہ صرف یہ کہ یہ بڑھ نہیں رہی' اور وہاں پر رکی بھی نہیں ہوئی بلکہ اب یہ آبادی کمی کی طرف مائل ہے۔

اس نظریہ کے سامنے آنے سے' اگر یہ درست ہے' تو قاہرہ کانفرنس کا بنیادی مقصد ہی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ تاہم ماہرین نے اس امر سے انکار نہیں کیا کہ آج بھی دنیا کی جس قدر آبادی موجود ہے وہ بھی ترقیاتی منصوبوں میں رکاوٹ ہے اور ماحولیاتی مسائل پیدا کر رہی ہے۔

اس کانفرنس کی منتظمہ ڈاکٹر نفیس صادق صاحبہ نے اس کانفرنس کے مقاصد یہ بتائے تھے کہ آبادی میں موجودہ شرح سے اضافہ ترقی کی رفتار کو کم کر دے گا' ماحولیاتی تباہی کا عمل تیز کر دے گا اور دنیا نے پچھلے ۵۰ سال میں جو ترقی کی ہے اس کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

تاہم حالیہ نظریہ سے ویٹی کن کے اس خیال کو تقویت ملتی ہے جو پہلے ہی یہ کہہ رہا ہے کہ "آبادی کا بم" محض ایک بے حقیقت مفروضہ ہے۔

ڈاکٹر نفیس صادق نے یہ اعتراف کیا تھا کہ اقوام متحدہ کے پاپولیشن ڈویژن کے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ دنیا کی آبادی بڑھنے کی رفتار ۱ء۰ فیصد ہے جو گزشتہ دو سال کی شرح سے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاہرہ کانفرنس میں بطور خاص آبادی کو کم کرنا ہمارا ہدف نہیں ہے۔ بلکہ آبادی کو قائم رکھنے (اور اسے بڑھنے نہ دینے) پر زور دیا جا رہا ہے۔

آبادی کے سائنٹفک مطالعے کے ادارے کے سربراہ پروفیسر جان کالڈویل جو آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے بتایا کہ موجودہ رجحان یہ ہے کہ دنیا کی آبادی بظاہر کمی کی طرف مائل ہے۔ انہوں نے کہا یہ نظریہ بالکل تازہ تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اخذ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس صدی کے آخیر تک آبادی نہ تو بڑھے گی اور نہ اپنی جگہ قائم رہے گی بلکہ شاید کم ہو جائے۔

لیکن اقوام متحدہ کی طرف سے منعقدہ اس کانفرنس میں جو دستاویز پیش کی گئی ہے اس میں آبادی میں کمی کے رجحان کے اس نظریہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

☆ ○ ☆

الجزائر میں اسلامک فرنٹ سے خفیہ مذاکرات

الجزائر کی حکومت جس کو فوج کی پشت پناہی حاصل ہے اس نے اب کھلے طور پر ان امکانات کا ذکر کیا ہے کہ کالعدم اسلامک سالویشن فرنٹ کے ساتھ خفیہ مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ الجزائر میں پونے تین سال سے عملاً غیر اعلان شدہ خانہ جنگی جاری ہے۔ اور اسلامی انتہا پسند حکومت کے افراد کو ہلاک کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں تلخی کے اس دور میں پہلی بار حکومت نے مذاکرات کی بات کی ہے۔

حکومت نے بند دروازے میں پانچ اپوزیشن پارٹیوں کے رہنماؤں سے بات چیت کی ہے اس میں دو اعتدال پسند اسلامی گروپ بھی شامل ہیں۔ ان مذاکرات کا مقصد اسلامک سالویشن فرنٹ کو دوبارہ ملکی سیاست میں واپس لانا ہے۔

یہ مذاکرات تو اپنی جگہ زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہیں کیونکہ یہ پانچوں اپوزیشن پارٹیاں چھوٹی ہیں اور کسی قابل ذکر سیاسی طاقت کی حامل نہیں ہیں۔ لیکن یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ ان کے ساتھ مذاکرات کا ذکر حکومتی ذرائع نے عوامی سطح پر کر دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ان مذاکرات کے ایجنڈے میں اسلامک سالویشن فرنٹ سے بات چیت کی تجویز بھی شامل تھی۔ کیونکہ یہ بات حکومتی نکتہ نظر میں تبدیلی کی نشان دہی کرتی ہے۔

حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں سیاسی صورت حال میں نمایاں پیش رفت متوقع ہے۔ یہ بات الجزائری امور کے ایک فرانسیسی ماہر نے بتائی۔ اس سے قبل حکومت اور اسلامک فرنٹ کے درمیان صرف تشدد کی زبان استعمال ہو رہی تھی۔ دسمبر ۱۹۹۱ء میں جب حکومت نے عام انتخابات کا دوسرا مرحلہ منسوخ کیا تھا۔ جس میں اسلامک فرنٹ کی جیت متوقع تھی۔ اب تک دس ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیونکہ حکومت اور اسلامک فرنٹ ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔

پچھلے ہفتے پریس میں ایسی خبریں شائع ہوئی تھیں جن میں بتایا گیا تھا کہ حکومت اور اسلامک فرنٹ کے درمیان بات چیت ہوئی ہے۔ حکومت نے اسلامک فرنٹ کے دو لیڈروں سے اندرون ملک بات چیت کی اور دو جلاوطن لیڈروں سے بھی رابطہ قائم کیا گیا۔ اسلامک فرنٹ کے جلاوطن لیڈروں نے بھی حکومت کے ساتھ جنگ ختم کر کے امن قائم کرنے اور ملک میں جاری خانہ جنگی ختم کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ تازہ بات چیت میں اسلامک فرنٹ کے زیر حراست لیڈروں نے صرف اپنی رہائی کی شرط رکھی ہے جبکہ اس سے قبل وہ ان افسران کے خلاف مقدمہ چلانے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں جو انتخابات کے دوسرے مرحلے کی منسوخی کے ذمہ دار تھے۔

☆ ○ ☆

فلسطینی انتخابات کے امکانات

خود مختاری حاصل کرنے کے بعد فلسطینی علاقے میں عام انتخابات کے بارے میں دو دفعہ مختلف امکانات کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ جس میں دوسرے امکان کے مطابق اس سال کے آخر تک علاقے میں عام انتخابات کروائے جانے تھے۔ لیکن اب اسرائیل اور فلسطینی ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے ہیں کہ وہ عام انتخابات میں تاخیر کرا رہے ہیں جو کہ امن منصوبے کا ایک حصہ بنائے گئے تھے۔ دونوں فریقوں کا اب اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سال کے اختتام پر عام انتخابات کے انعقاد کے امکانات قریباً ختم ہو گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ مسٹر یاسر عرفات خود مختار فلسطینی غزہ اور جریکو کی حکومت بدستور چلاتے رہیں گے حالانکہ ان کو عوامی مینڈیٹ (بذریعہ الیکشن) حاصل نہیں ہے۔

بلدیاتی معاملات کے وزیر صائب اراکات نے کہا کہ اسرائیلی اس بارے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ ماضی میں وہ ہم پر الزام لگاتے رہے ہیں کہ ہم انتخابات نہیں چاہتے لیکن اب وہ خود انتخابات کے انعقاد میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔

اسرائیل کے نائب وزیر خارجہ مسٹر یوسی بیلن کا کہنا ہے کہ مسٹر صائب اراکات پارلیمنٹ کے الیکشن کی بات کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات معاہدے میں شامل نہیں ہے اور اس وجہ سے انتخابات میں تاخیر ہو رہی ہے۔

مسٹر اراکات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ۱۲۴ رکنی گورننگ کونسل کے انتخابات کے لئے اسرائیل کو جو مسودہ پیش کیا تھا اس میں انتخابات کے لئے ۲۴ دسمبر کی تاریخ رکھی گئی تھی۔ مسٹر اراکات کا کہنا ہے کہ اسرائیل کو چاہئے تھا کہ وہ یہ کاغذات پڑھ کر واپس کرتے اور ان کا جواب دیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اسرائیلی مختلف بہانوں سے مغربی کنارے پر اپنی فوجیں دوبارہ تعینات کرنا چاہتے ہیں اور موجودہ انتظامیہ کو اس مینڈیٹ سے محروم رکھنا چاہتے ہیں جس کی انہیں ضرورت ہے۔

اسرائیلی ترجمان نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ مسٹر یاسر عرفات فوری الیکشن چاہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ یہ الیکشن جیت جائیں گے لیکن یہ بات اتنی آسان نہیں۔ اس کے مختلف مراحل ہیں اور وہ سب ایک کے بعد ایک کر کے طے ہونے چاہئیں۔

پولیٹیکل سائنس کے ایک پروفیسر نے کہا کہ اگرچہ میں چاہتا ہوں کہ الیکشن آج ہی ہو جائیں لیکن یہ آئندہ موسم بہار سے پہلے منعقد ہوتے نظر نہیں آتے۔

ان الیکشنوں میں مسٹر یاسر عرفات کی مخالف حماس پارٹی اور یونائیٹڈ فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین حصہ لینے کے متمنی ہیں۔

اسرائیل کا بہانہ ہے کہ انتخابات سے پہلے بیت المقدس کے بارے میں اور خود مختار فلسطینی علاقے کو ملنے والی امداد کے بارے میں بعض امور طے کرنے ضروری ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل اپنی فوجیں دوبارہ اسی صورت میں تعینات کرے گا جب اسے یہ یقین ہو کہ فلسطینی ان کے اخراجات برداشت کر سکیں گے۔

☆ ○○○ ☆

عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنی بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۵

کرانا ضروری ہے آپ گھر جائیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے پہلے روز سے اسے بتا دیا کہ لڑکا ہو گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا جبکہ ہسپتال کی تمام لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز کا خیال تھا جس کا وہ کھلم کھلا اظہار کرتے تھے کہ لڑکی ہو گی۔

حضرت صاحب کو خاکسار نے دعا کے لئے اس وقت لکھا جب کہ حضرت صاحب اس وقت ناظم وقف جدید تھے اور خاکسار نے اسی نام سے مخاطب کر کے خط لکھا تھا لیکن جب خاکسار کا خط پہنچا تو اس وقت حضرت صاحب مسند امامت پر متمکن ہو گئے تھے اور خاکسار کو بحیثیت امام جماعت جواب ملا کہ اگر ڈیلوری ہو بھی ہو چکی ہو پھر بھی ادویات استعمال کروا دی جائیں دوائی ملنے تک ڈیلوری ہو چکی تھی ادویات استعمال کروادی گئیں۔

فجی کے قانون کے مطابق ایک ماہ کے اندر اندر بچے کا نام رجسٹرڈ کروانا ضروری ہوتا ہے لیکن چونکہ امامت رابعہ کی بیعتیں ہو رہی تھیں اس لئے خاکسار نے بچے کے نام کے لئے جو درخواست ارسال کی تھی وہ معلوم نہیں پاکستان پہنچی یا نہ پہنچی ایک ماہ کے بعد خاکسار نے خواب کا نام رجسٹرڈ کروا دیا اس نیت کے ساتھ کہ جب حضرت صاحب کی طرف سے نام پہنچے گا تو بدل لیں گے اور ایک اور خط برائے تجویز نام ارسال کر دیا ایک ماہ کے بعد جب خط ملا تو حضرت صاحب نے لکھا کہ

"بچے کا نام فواد احمد تجویز کیا جاتا ہے"

اس طرح اللہ تعالیٰ نے امام وقت کی زبان سے وہی نام تجویز فرمایا جو اول روز سے خدا نے اپنی بندی کو بتایا تھا۔ وفات سے پندرہ منٹ قبل بڑے بیٹے حافظ جواد احمد صاحب نے جامعہ سے فون کیا کہ میں ۱۲۴۶ نمبر لے کر درجہ رابعہ میں ہو گیا ہوں جس پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ یہی خواہش تھی کہ بیٹا شاہد بنے پندرہ منٹ کے بعد دل کے حملہ سے اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔

اہلیہ کی وفات پر محلہ کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے درج ذیل قرار داد تعزیت پاس کی گئی۔

ہم ممبرات مجلس عاملہ و ممبرات حلقہ ہذا لجنہ دارالعلوم غربی نمبر ۳ اپنی نہایت پیاری بہن محترمہ مسرت سجاد صاحبہ کی اچانک المناک رحلت پر آپ سے اور آپ کے دونوں بیٹوں سے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زخمی دلوں پر تسکین کا پھایا رکھے آپ سب کو صبر دے آپ سب کا حامی ناصر ہو۔ اور موصوفہ کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

موصوفہ نے دس سال سے زائد عرصہ تک بطور سکرٹری تحریک جدید وقف جدید کا کام جس لگن جذبہ اور محنت سے کیا اور وہ اپنی مثال آپ ہے گو ان کی زندگی مختصر تھی مگر اس مختصر زندگی میں بھی انہوں نے وہ کچھ حاصل کر لیا جو بعض لمبی زندگیوں والے بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کی خوش خلقی اور خوش مزاجی نے ہر ایک کے دل میں ایک بلند مقام پیدا کر لیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات پر ہر عورت سوگوار اور اشکبار تھی اور آپ کی وفات کا صدمہ ہر فرد ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے اس کا کوئی نہایت ہی قریبی عزیز فوت ہو گیا ہو۔ وہ ہماری لجنہ کی روح رواں تھی اور ان کی وفات سے ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے خدا تعالیٰ ہی پر کر سکتا ہے۔

ان کی بے شمار خوبیوں کو احاطہ تحریر میں لایا جائے تو ایک طویل مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

صدر و ممبران محلہ و مجلس عاملہ دار العلوم غربی نمبر ۳

۹۴-۸-۲۳

احباب کرام سے یہی درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بچوں کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری، ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۶۴۳

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم مولوی محمود احمد صاحب (سابق معلم) آف گھانوالی منزل ربوہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دوبارہ داخل ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کی دائیں آنکھ میں شدید تکلیف ہے اور بینائی بھی متاثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ارشد محمود تبسم صاحب پیپلز کالونی گوجرانوالہ بوجہ کینسر بیمار ہیں اور رانمول ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

○ جماعت احمدیہ گجرات شہر کو ایک خادم بیت الذکر کی اشد ضرورت ہے۔ ایسے دوست کو ترجیح دی جائے گی جس کی عمر ۴۰-۵۰ سال کے درمیان ہو۔ اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ مشاہرہ ۵۰۰ روپے ماہوار اور رہائش کا انتظام ہو گا۔

(امیر جماعت احمدیہ گجرات شہر)

پتہ درکار ہے

○ مکرمی منصور احمد صاحب ناصر ولد مکرمی شیخ امیر احمد صاحب وصیت نمبر ۲۱۴۶۲ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور ان کے موجود ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

○ مکرمہ رضیہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب راجپوت وصیت نمبر ۱۳۶۳۵ اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب جٹ وصیت نمبر ۱۳۶۳۴ ولد مکرم چوہدری عنائت اللہ صاحب ساکنان مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ ان دونوں کا موصیان کے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں

○ محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرمہ قریشی شمیم احمد صدیقی صاحب وصیت نمبر ۲۴۰۰۰ سٹاف کالج روڈ کوئٹہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔

○ مکرم کرم الٰہی صاحب ولد مکرم چوہدری نواب دین صاحب وصیت نمبر ۱۳۶۵۶ ساکن گ۔ب ۵۱۹ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ۱۹۵۳ء میں وصیت کی تھی۔

اگر مندرجہ بالا موصی صاحبان خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے بارے میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے عزیزم ناصر جاوید چوہدری کا نام تبدیل کر کے ناصر جاوید وینس رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد جاوید اقبال وینس
ولد چوہدری محمد الدین وینس
۴/ادار البرکات ربوہ ضلع جھنگ

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صداقت کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر تعلیم)

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعائیت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لطیف ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 92-04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- ستمبر-1994ء
گرمی کی شدت کم ہو رہی ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کی طرف سے موجودہ حکومت کو ہٹانے کے لئے ٹرین مارچ یعنی "کاروان نجات" چل پڑا ہے۔ خیبر میل رات دس بجے کراچی سے روانہ ہوئی تو ریلوے اسٹیشن پر ہزاروں لوگ موجود تھے۔ سینکڑوں افراد ٹرین کی چھت پر چڑھ گئے۔ زبردست نعرے بازی کی گئی۔ ٹرین کو مسلم لیگ کے پرچموں اور بینروں سے سجایا گیا۔ ٹرین چلی تو لوگ دور تک اس کے ساتھ بھاگتے رہے۔ نواز شریف نے اسٹیشن پہنچنے سے پہلے مزار قائداعظم پر فاتحہ پڑھی جہاں سے انہیں جلوس کی شکل میں ریلوے اسٹیشن لایا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت عوام کا سیلاب دیکھے اور خود ہی گھر چلی جائے انہوں نے کہا کہ یہ کاروان حکومت سے نجات کا پہلا مرحلہ ہے۔ اقتدار میں دراڑیں پڑ چکی ہیں اور اب حکومت چند دن کی مہمان ہے۔ مزار قائد سے جلوس ریلوے اسٹیشن تک ۳ گھنٹے میں پہنچا۔ راستے بھر میں جلوس کا استقبال ہوتا رہا۔

○ وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دس ٹرین مارچ کر لیں حکومت کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ اپوزیشن کا ٹرین مارچ "نو مارچ" میں بدل جائے گا۔ ہم نے اقتدار چور دروازے سے حاصل نہیں کیا۔ اپوزیشن لیڈر صرف اپنے دور میں ہونے والی بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ تحریک نجات ایک مسلسل عمل کا نام ہے اس کا نتیجہ موجودہ حکومت کا خاتمہ ہے۔ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا ہے۔ اس تحریک کا نتیجہ ایوان کے اندر تبدیلی یا نئے انتخابات کا اعلان میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ عوام کے جذبات کو سامنے رکھ کر تحریک شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم اس تحریک میں ہمارا ساتھ نہیں دے گی تو فرق اسے پڑے گا۔ ہم نے ہر جماعت کو پیشکش کی ہے کہ وہ موقعہ سے فائدہ اٹھائے۔

○ ٹرین مارچ کے سلسلے میں ریلوے اسٹیشنوں پر خفیہ پولیس لگا دی گئی ہے۔ کمانڈوز نے ریہرسل مکمل کر لی ہے۔ راولپنڈی ریلوے اسٹیشن کے گرد چاروں طرف ۳۰۰ گز کا علاقہ پنجاب کانسٹیبلری پولیس اور رینجرز کے سپرد ہو گا۔ حکومت کو ہر لمحہ کی رپورٹ پہنچانے کے لئے مانیٹرنگ سیل کا قیام کر دیا گیا۔ ہوٹلوں میں رہنے والوں کی نگرانی شروع کر دی گئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کاروان نجات میں ہمارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو ماضی میں بھی ہمارے ساتھ تھے۔ اے این پی۔ جے یو پی اور اہلحدیث والے کاروان کا حصہ ہیں اور عملی طور پر کام بھی کر رہے ہیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد خان کھرل نے کہا ہے کہ حکومت کوئی گڑبڑ نہیں کرے گی۔ اپوزیشن سے تعاون کیا جائے گا۔

○ اپوزیشن کے ٹرین مارچ کی دس سیاسی جماعتوں نے مخالف کرنے اور چھ نے حمایت کا اعلان کیا ہے۔ مخالفت کرنے والی جماعتوں میں جماعت اسلامی' جے یو پی نورانی گروپ' جے یو آئی فضل الرحمان گروپ' تحریک استقلال' تحریک جعفریہ' ایم کیو ایم حقیقی' مسلم لیگ (ج)' پیپلز پارٹی اور جمیعت اہلحدیث شامل ہیں۔ جبکہ نواز لیگ سمیت جن ۶ جماعتوں اور گروپوں نے حمایت کی ہے ان میں سے جے یو پی نیازی گروپ' ایم کیو ایم' اے این پی' اور بلوچستان نیشنل موومنٹ شامل ہیں۔

○ اپوزیشن کی تحریک نجات کے دوران صدر مملکت' وزیراعظم' اور گورنر پنجاب ملک سے باہر رہیں گے۔ وزیراعظم مراکش اور سپین کے دورہ پر روانہ ہو رہی ہیں۔ صدر ایران کے دورے پر ہیں۔ گورنر پنجاب امریکہ میں علاج کروا رہے ہیں۔

○ سندھ میں شدید سیلاب کا خطرہ ہے۔ کوٹری کے مقام پر پانی کا اخراج ۷ لاکھ ۱۹ ہزار ۷ سو ۲۲ کیوسک ہے۔ اگر یہ بڑھ کر ۸ لاکھ تک ہو گیا تو سندھ میں سخت تباہی آسکتی ہے۔

○ کراچی میں مختلف واقعات میں پولیس کانسٹیبل سمیت ٦۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ملیر اور کورنگی سے دو نوجوانوں کی لاشیں برآمد ہوئیں جن کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور جسم گولیوں سے چھلنی تھے۔ ایک نوجوان کو پولیس نے ڈیفنس میں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ کراچی میں حکمران پارٹی نے قائداعظم کے یوم وفات کے موقع پر جلسے کا اہتمام کیا تھا لیکن نشتر پارک میں ہونے والے اس جلسے کی کوئی خاص حاضری نہ تھی۔

○ ریلوے کی مختلف مزدور یونینوں نے پیپلز پارٹی کو یقین دلایا ہے کہ مزدور یونینیں ٹرین مارچ کی مخالفت کریں گی۔

○ ٹرین مارچ کے پیش نظر سٹاک مارکیٹ میں ۳۲۔ ارب روپے کی کمی ہو گئی ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے کروڑوں روپے نکلوا لئے ہیں۔ تین ہفتوں میں شیئر انڈیکس ۲۲۸۹ سے کم ہو کر ۲۱۷٦ رہ گیا ہے۔ سیاسی محاذ آرائی کے باعث سب سے زیادہ نقصان چھوٹے سرمایہ کاروں کو ہوا ہے۔

○ کاروان نجات میں شرکت کرنے کے لئے پنجاب بھر سے دو ہزار ٹرانسپورٹ گاڑیاں بک کر لی گئی ہیں۔ صرف لاہور میں ۵ سو سے زیادہ بسیں بک کروائی گئی ہیں۔ ٹرانسپورٹ فیڈریشن از خود استقبال کرے گی۔

مفید اور مؤثر دوائیں
• تریاق اطہراء • نورِ نظر • زوجام عشق
• مفرح اعظم یاقوتی • لبوب کبیر
• خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
• دواء المسک معتدل
نہایت خالص اور مکمل اجزاء کیساتھ خصوصی نگرانی میں تیار کردہ دستیاب ہیں
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 21153

GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
ربوہ
212487
211274
بشارت احمد خان

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی ۔ اولاد نرینہ کی خواہش ۔ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ اٹھرا ۔ لیکوریہ ۔ ایام کی بے قاعدگی ۔ بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد نمبر 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510584
نارووال بائی پاس روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد لاری اڈہ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ
کوٹھی 2029 سٹریٹ 22 سیکٹر آئی 10/4 اسلام آباد
لاہور
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065